PK 754

شہر جگمگا رہا ہے
اور کسی خفیف روشنی میں تم بھی سو رہے ہو

اِن بلندیوں سے
چاند کی زمیں قریب ہے،
مگر نہیں

ہَوا یہاں پہ تیز ہے کہ سرد ہے
کسی کو بھی خبر نہیں

یہ بادلوں کا تیرتا دھواں ہے
یا رفاقتوں کی گرد ہے
یہ کانپتی ہوئی صدائے واپسیں کی لہر ہے
کہ ڈولتا ہوا بدن اُڑان کا
کہ جھولتی ہوئی زمیں نشیب کی

وہ کون تھا جو مٹھیوں میں ریت بھر کے سو گیا
خیال و خواب سے بھی دور ہو گیا
بھٹکتی رات کے اُلجھتے گیسوؤں میں کھو گیا

ستارے میرے ساتھ چل رہے ہیں کیا
وہ کونسی خلش ہے جس کو مطمئن نہیں کیا
بلندیوں، جدائیوں نے
موت کے خیال نے بھی مطمئن نہیں کیا

بلندیوں کے،
پستیوں کے ہم سفر
بتاؤ تو
زمین پر
فضاؤں میں
جو راستہ نہیں بنا
وہ کیا ہوا،
بتاؤ تو
جو رات کی فصیل پار کر سکے
جو صبح میں بدل سکے
وہ کس طرح کی نیند ہے
وہ کس طرح کا خواب ہے
بتاؤ یہ فضا میں کیسی ہوک ہے
یہ کیسا اضطراب ہے
سفر کا اختتام ہو رہا ہے
اور شور بے حساب ہے